بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوہ ذی قرد، سریہ حضرت اَبان بن سعید بطرف نجد اور غزوہ خیبر کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31 جنوری 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ جمعہ غزوہ ذی قرد کا ذکر ہو رہا تھا۔ جیسا کہ بتایا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس غزوہ میں جانے سے پہلے چند صحابہؓ کو دشمن کی طرف روانہ فرمایا تھا اور آپؐ پھر اِن کے پیچھے اپنا لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ اِس ضمن میں مزید لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ اور صحابہؓ آئے تو دشمن کے لشکر نے اِنہیں دیکھا اور وہ بھاگ گئے۔ جب مسلمان دشمن کے پڑاؤ کی جگہ پر پہنچے تو حضرت ابو قتادہؓ کا گھوڑا وہاں موجود تھا، جس کی کُونچیں کٹی ہوئی تھیں، ایک صحابی نے کہا کہ یارسول اللہؐ! ابو قتادہؓ کے گھوڑے کی کُونچیں تو کٹی ہوئی ہیں۔ آنحضورؐ اُس کے پاس کھڑے ہوئے اور دو مرتبہ فرمایا کہ تیرا بھلا ہو! جنگ میں تیرے کتنے دشمن ہیں۔ پھر رسول اللہؐ اور صحابہؓ آگے چل دیے اور یہاں تک کہ اُس جگہ پہنچے جہاں ابو قتادہؓ اور مسعدہ نے کشتی کی تھی (گذشتہ خطبہ میں اس کے بارہ میں بیان ہوا تھا) تو اُنہوں نے سمجھا کہ ابو قتادہؓ چادر میں لپٹے پڑے ہیں۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ یارسول اللہؐ! لگتا ہے کہ ابو قتادہؓ شہید ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ ابو قتادہ پر رحم کرے! اُس ذات کی قسم! جس نے مجھے عزت بخشی ہے، ابو قتادہ تو دشمن کے پیچھے ہے اور رِجز پڑھ رہا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ جلدی سے آگے بڑھے اور چادر ہٹائی تو مسعدہ کا چہرہ دیکھا۔ اِن دونوں نے کہا کہ اللہ اکبر! اللہ اور اُس کے رسولؐ نے سچ کہا۔ یارسول اللہؐ یہ مسعدہ ہے، اِس پر صحابہؓ نے بھی تکبیر کہی۔ پھر تھوڑی دیر بعد ہی حضرت ابو قتادہؓ اونٹنیاں ہانکتے ہوئے آنحضرتؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گئے۔

آپؐ نے فرمایا کہ اَے ابو قتادہ! تمہارا چہرہ کامیاب ہو گیا۔ ابو قتادہ گُھڑسواروں کے سردار ہیں۔ اَے ابو قتادہ! اللہ تم میں برکت رکھ دے۔ دوسری روایت میں ہے کہ تمہاری اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھ دے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اَے ابو قتادہ یہ تمہارے چہرہ پر کیا ہوا ہے؟ وہ کہنے لگے کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں! مجھے ایک تیر لگا تھا، اُس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو عزت بخشی، میرا خیال تھا کہ مَیں نے تیر نکال دیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ابو قتادہ میرے قریب آؤ۔ مَیں قریب ہوا تو آپؐ نے نرمی سے تیر نکال دیا اور اپنا لُعاب دہن لگایا اور اپنا ہاتھ اُس پر رکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ اُس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو نبوت عطا کی، مجھے یوں لگتا تھا کہ جیسے مجھے کوئی چوٹ ہی نہ لگی ہو اور نہ زخم آیا ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہؐ نے جب حضرت ابو قتادہؓ کو دیکھا تو فرمایا کہ اے اللہ! اِس کے بالوں اور اِس کی جِلد میں برکت رکھ دے۔ اور فرمایا کہ تمہارا چہرہ کامیاب ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ کا چہرہ کامیاب ہو گیا۔ پھر جب سترّ سال کی عمر میں آپؓ کی وفات ہوئی، تب بھی کہتے ہیں کہ وہ چہرے سے پندرہ سال کے لگتے تھے۔

رسول اللہؐ کے ذوالقرد پہنچنے کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ عشاء کے وقت پہنچے اور چشمہ پر پڑاؤ ڈالا، جہاں مَیں نے دشمن کو روکا تھا، آپؐ اونٹنیاں اور وہ ہر چیز جو مَیں نے دشمن سے چھینی تھی، قبضہ میں کر چکے تھے۔ حضرت بلالؓ نے اُن اونٹوں میں سے ایک اونٹ ذبح کیا، جو دشمن سے چھینے گئے اور آنحضرتؐ کے لیے اُس کا کلیجہ اور کوہان بھونی۔ حضرت سَعد بن عُبَادہؓ نے کھجوروں سے لدے ہوئے دس اونٹ بھیجے جو آپؐ کو ذوالقرد مقام پر ملے۔

حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں نے دشمن کو پانی سے روکا ہوا تھا اور وہ پیاسے تھے، آپؐ مجھے ایک سَو مجاہدین کے ساتھ روانہ کریں، مَیں اِن کا پیچھا کر کے اِن کے ہر مخبر کو بھی قتل کر دوں گا۔ آپؐ مسکرانے لگے یہاں تک کہ آگ کی روشنی میں آپؐ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ سلمہ! کیا تم ایسا کر سکتے ہو؟ مَیں نے کہا کہ آپؐ کو عزت دینے والے کی قسم! جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مَلَکْتَ فَاسْجِحْ کہ تم نے اُن پر قابو پا لیا ہے تو نرمی اختیار کرو۔ یہ عرب کے محاوروں میں سے ایک محاورہ ہے کہ بہترین معافی یہی ہے کہ نرمی اختیار کرو اور سختی سے کام نہ لو۔

اِس غزوہ کے لیے رسول اللہؐ بدھ کی صبح روانہ ہوئے اور آپؐ نے ایک رات اور ایک دن ذوالقرد میں قیام فرمایا تاکہ دشمن کی کوئی خبر مل سکے، پھر سوموار کے دن مدینہ واپس تشریف لائے، یوں آپؐ پانچ راتیں مدینہ سے باہر رہے۔

اب ایک سریہ کا ذکر کروں گا، یہ سریہ حضرت اَبان بن سعید بطرف نجد کہلاتا ہے۔ یہ سریہ محرم ۷ ر ہجری میں ہوا، جبکہ ایک روایت میں اِس کی تاریخ جمادی الثّانی ۷ ر ہجری بیان ہوئی ہے، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی اِس کو محرم ۷ ر ہجری میں لکھا ہے جو زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ حضرت اَبانؓ کے والد اکابر قریش میں سے تھے، اُن کے بھائی عَمرو اور خالد پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ آپؓ تیرہ ہجری میں شہید ہوئے، جبکہ ایک روایت کے مطابق ستائیس ہجری میں حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات پائی۔ اِس سریہ کا ذکر صحیح بخاری میں اِس طرح آیا ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت اَبانؓ کو ایک سریہ میں مقرر کر کے مدینہ سے نجد کی طرف بھیجا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ پھر اَبان اور اِن کے ساتھ نبیؐ کے پاس خیبر میں آئے بعد اِس کے کہ آپؐ نے اِس کو فتح کر لیا تھا۔

پھر ایک بڑے مشہور غزوے کا ذکر تاریخ میں ملتا ہے، جو غزوۂ خیبر کہلاتا ہے۔ خیبر ایک وسیع سبزہ زار ہے جو چشموں اور بکثرت پانیوں سے سیر اب ہے اور جزیرۂ عرب میں کھجوروں کے سب سے بڑے نخلستان میں شمار کیا جاتا ہے۔ تاریخی روایت کے مطابق حضرت موسیٰؑ کے زمانے سے یہاں بنی اسرائیل کے یہود آباد تھے، کچھ اور روایات بھی ہیں، جن سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ خیبر میں قدیم سے اور بڑے بڑے قلعے بنا کر یہود آباد تھے۔ عبرانی زبان میں خیبر کے معنی بھی قلعے کے ہیں۔ یہود کے کچھ قبائل مدینہ میں بھی آباد تھے، لیکن خیبر کے یہود کو ایک بات ممتاز کرتی تھی کہ یہاں کے یہود باقی تمام یہود سے شجاعت اور جنگ میں استقلال دکھانے میں بڑھ کر تھے اور اُن میں باہم اتحاد بھی دوسروں کی نسبت زیادہ تھا، جس کی وجہ سے یہ خطۂ عرب میں قوت و طاقت کی ایک اکائی سمجھی جانے والی قوم تھی۔ مدینہ کے یہود ہوں یا خیبر کے یہود، آنحضرتؐ اور اسلام کے متعلق اُن کی سازشیں اور ریشہ دوانیاں باغیانہ حدّ تک بڑھی ہوئی تھیں، بُغض و عداوت میں بڑھتی ہی چلی جانے والی اِس قوم نے اسلام اور نبیٔ اکرمؐ کی ذاتِ مبارک کو بھی ختم کرنے میں اپنی تمام تر قوتوں کو بروئے کار لانے میں کوئی کمی نہیں کی۔ مدینہ سے جلاوطنی کے بعد مدینہ کے یہود کی ایک تعداد خیبر میں آباد ہو گئی تھی، لیکن خیبر جو کہ پہلے ہی ایک بہت بڑی حربی طاقت تھی، اب مسلمانوں کے خلاف خطرناک منصوبہ سازیوں کا مرکز بن گیا۔ تو یہ وہ خاص پسِ منظر تھا کہ نبیٔ کریمؐ نے خدائی اشاروں کے تحت یہ فیصلہ کیا کہ خیبر کی طرف پیش قدمی کی جائے۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں کہ بنیادی طور پر صلح حدیبیہ ایک بہت بڑی فتح تھی۔ قرآنِ کریم نے اِسے ایک فتحِ عظیم سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ فرمایا کہ اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا کہ یقیناً ہم نے تجھے

ایک کھلی کھلی فتح عطا کی ہے اور فتح مبین کا یہ وہ دروازہ تھا کہ جس سے گزرتے ہوئے خیبر اور مکّہ جیسی عظیم الشّان فتوحات نصیب ہوئیں۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت ہی فتح خیبر کا وعدہ فرما دیا تھا جب صلح حدیبیہ سے واپسی پر مکّہ اور مدینہ کے درمیان سورۃ الفتح نازل ہوئی۔ رسول اللہؐ نے خیبر کی طرف جانے کے لیے جب منادی کروائی تو یہ اعلان کروایا کہ صرف وہی ساتھ چلیں گے جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے۔ ایک روایت کے مطابق آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو مالِ غنیمت کی غرض سے نکل رہے ہیں، وہ میرے ساتھ نہ نکلیں، صرف وہ لوگ میرے ساتھ روانہ ہوں جو صرف جہاد میں رغبت رکھتے ہیں۔

علّامہ ابنِ اسحٰق اور ابنِ سَعد نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلی مرتبہ غزوۂ خیبر میں پرچم کا ذکر ملتا ہے، اِس سے پہلے صرف چھوٹے جھنڈے ہوتے تھے۔ آپؐ کا پرچم سیاہ رنگ کا تھا، جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر سے بنایا گیا تھا، اِس کا نام عُقاب تھا۔ روایت میں حضرت علیؓ کو بھی ایک جھنڈا دیا جانے کا ذکر ملتا ہے لیکن وہ جھنڈا خیبر میں دیا گیا تھا۔ اِس سفر میں اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہؓ آپؐ کے ہمراہ تھیں۔ ایک روایت کے مطابق چھ، سات صحابیات بھی اِس مہم میں آپؐ کے ساتھ ہولیں جبکہ ایک اَور روایت کے مطابق بیس صحابیات اِس غزوہ میں شامل ہوئیں۔

خیبر کے یہود کو جب مسلمانوں کے لشکر کا علم ہوا تو اُنہوں نے ایک وفد تیار کر کے ارد گرد کے جنگجو قبائل کی طرف بھیجا تاکہ اِن سے فوجی مدد کی درخواست کی جائے۔ قبیلہ مُرّہ نے دُور اندیشی سے کام لیتے ہوئے مدد کرنے سے انکار کر دیا البتہ بنو اسد اور بنو غطفان جیسے جنگجو قبائل مسلّح فوجیوں پر مشتمل لشکر کے ساتھ امداد کے لئے تیار ہوگئے۔

حضورِ انور نے ارشاد فرمایا کہ مزید اِس کی تفصیل ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بیان کردوں گا۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضورِ انور نے تین مرحومین مکرم محمد اشرف صاحب ابن مکرم محمد بخش صاحب آف منڈی بہاؤالدین، مکرم حبیب محمد شاتری صاحب نائب امیر دوم کینیا ابن مکرم محمد حبیب شاتری صاحب اور مکرم انوبی مدینگو صاحب، زمبابوے کا ذکرِ خیر فرماتے ہوئے اِن کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔ حضور انور نے تمام مرحومین کے لیے مغفرت اور بلندئ درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا
مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ
اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ
یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔